واعظ الجمعہ
مبلغ کا حقیقی کردار اور ذمہ داری
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
اهل السنة
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مبلّغ کا حقیقی کردار اور ذمّہ داری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مبلّغ کا حقیقی کردار اور ذمّہ داری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

دعوت وتبلیغ کی اَہمیت

برادرانِ اسلام! مصطفی جانِ رحمت ﷺ دینِ اسلام کے داعی اور مُبلّغ بن کر تشریف لائے، رسولِ کریم ﷺ نے انتہائی اَحسن انداز میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیا، اس سلسلے میں سرورِ کونین ﷺ کو بے شمار تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، طرح طرح کی اَذیتیں دی گئیں، پتھر مار کر لہولہان کیا گیا، سوشل بائیکاٹ (Social Boycott) کیا گیا، اس کے باوجود نبئ رحمت ﷺ مایوس نہیں ہوئے، اور کُفّار کو دینِ اسلام کی دعوت دیتے رہے، بالآخر رحمتِ عالمیان ﷺ نے اپنے اَخلاقِ حَسَنہ سے اُن کے دلوں کو جیت کر نورِ ایمان سے منوّر کردیا، اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فاران کی چوٹیوں سے چمکنے والے نورِ اسلام نے بت کدوں کو پاش پاش کردیا۔

حضراتِ محترم! نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی تلقین کرنا فرض ہے، اور حسبِ استطاعت مسلمان کی ذمہ داری بھی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ﴾(۱) "تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو، اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔

تبلیغ کرنا منصبِ رسالت ہے، جو لوگ اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں، انہیں وارثِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے، حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ!»(۲) "اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرتے رہو! ورنہ اللہ تعالی تمہیں ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا، کہ تم دعا کرو گے تو وہ تمھاری دعا قبول نہیں فرمائے گا"۔

---

(١) پ٤، آل عمران: ١١٠.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ر: ٢١٦٩، صـ٤٩٨.

ایک اَور روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَأَى مُنْكَراً فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ»[1] "جو کوئی برائی کو دیکھے تو اُسے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر ایسا بھی نہ کرسکے تو اُسے دل میں بُرا جانے، اور یہ نہایت کمزور اِیمان ہے"۔

ایک اچھے مُبلّغ کا کردار اور خوبیاں

عزیزانِ گرامی قدر! نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے ایک مبلّغ کو، صاف ستھرے اور پاکیزہ کردار کا مالک ہونا چاہیے، اسے چاہیے کہ جھوٹ، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، گالی گلوچ اور گانے باجوں وغیرہ جیسی برائیوں سے بچ کر رہے؛ تاکہ اس کے کردار پر کسی قسم کی غیر اَخلاقی برائی کا کوئی بدنما داغ دیکھ کر، لوگ دین سے بدظن نہ ہوں!۔

(۱) مبلّغ کے دل میں اپنے اندازِ بیاں کے سبب، خودستائشی کی خواہش ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب الفتن، باب ما جاء في تغيير المنكر باليد أو باللسان أو بالقلب، ر: ۲۱۷۲، صـ۴۹۹.

(۲) ایک مبلغ سمیت ہر خاص وعام مسلمان کو چاہیے، کہ اپنے کسی قول یا فعل کے ذریعے ہرگز اپنی پاسداری کا دکھلاوا نہ کرے؛ کہ ریاکاری (دِکھاوا) ایک ایسا مذموم فعل ہے، جس کے باعث بڑے سے بڑا عمل بھی اَکارت (ضائع) ہو جاتا ہے۔

(۳) اگر نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے روکنے پر، کوئی شخص غصے میں آکر بدتمیزی کرنے لگے، تو ایک اچھے مبلغ کو چاہیے کہ خوش اَخلاقی اور نرمی کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دے، بلکہ باہم اُلجھنے کے بجائے صبر اور خاموشی سے کام لے۔

(۴) ایک عالِم دین یا مبلّغ ہونے کے سبب، ہرگز اپنے دل میں اس چیز کی خواہش نہ رکھیں کہ لوگ آپ کی آمد پر اَدب واحترام سے کھڑے ہو جائیں، یا زندہ باد کے نعرے لگائیں اور آپ کو اسٹیج پر سب سے نمایاں جگہ پر بٹھائیں۔

(۵) اگر لوگ اپنی محافل میں دعوتِ خطاب کے لیے بلائیں، تو کوئی عالِم دین، عام مبلّغ، پیر صاحبان یا نعت خواں حضرات، ہرگز اُن سے ہوائی جہاز کے ٹکٹ، اچھے کھانے اور بھاری رقم کا تقاضا نہ کریں، خالصۃً رضائے الٰہی کے لیے شرکت کر سکتے ہوں تو کریں، ورنہ شرکت سے معذرت کر لیں، اس مقدّس منصب کو اپنی آمدنی کا ذریعہ ہرگز نہ بنائیں، بلکہ اپنی گزر بسر کے لیے کوئی متبادِل پیشہ اختیار فرمائیں۔

(۶) ایک عام مُبلّغ کو ہرگز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اَحکامِ شرع کے پابند کسی قاضی، مفتی یا عالِم دین کو وعظ ونصیحت کرے، کہ یہ بے اَدبی ہے۔

(۷) علمائے کرام ومُبلّغین کو چاہیے کہ تبلیغ کا مقدّس فریضہ انجام دیتے وقت، حکمت ودانشمندی کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں، اور اس بات کا خاص خیال رکھیں

کہ کب، کہاں اور کس موقع پر، کونسی بات کتنی مقدار میں، اور کس لب و لہجے میں کرنی چاہیے؟ جس شخص کو تبلیغ کی جارہی ہے، اس کا آپ کی بات پر متوقع ردِّعمل اور ممکنہ نتائج کیا ہوسکتے ہیں؟ اس طرف بھی خوب دھیان رہے، کہ کسی کو تبلیغ کرنے کا کونسا وقت مناسب ہوسکتا ہے!۔

(۸) مبلّغ اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو، کہ فُلاں شخص کو نیکی کا حکم کرے گا، یا برائی سے منع کرے گا، تو وہ اس کی بات مان لے گا، تو ایسی صورت میں اُسے حکمِ شرعی کی تبلیغ کرنا واجب ہے، اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ کسی برائی سے منع کرنے پر لوگ گالم گلوچ کریں گے یا ماریں گے، تو اس وقت انہیں تبلیغ نہ کرنا بہتر ہے، اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مانیں گے یا نہیں، تو ایسی صورت میں اختیار ہے کہ نیکی کا حکم یا برائی سے رُکنے کی تلقین کرے یا نہ کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ دعوت و تبلیغ کا فریضہ احسن انداز میں پورا کرنے کی کوشش کرے۔

مُبلّغ پر عائد ہونے والی چند ذمہ داریاں

عزیزانِ گرامی قدر! علمائے کرام اور تبلیغِ دین سے منسلک اَحباب پر، ان کے فرائضِ منصبی کے پیشِ نظر چند ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، جن کی پاسداری ہر مُبلّغ کے لیے انتہائی ضروری ہے:

(۱) دینِ اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دینے والے علمائے کرام اور مبلّغین کو چاہیے، کہ اپنے علم اور معلومات کی روشنی میں جس قدر اَحکامِ شرعیہ اور تعلیماتِ اسلامیہ سے آگاہی ہو، حتی المقدور اُسے کسی کمی بیشی کے بغیر دوسروں تک پہنچانے کی

پوری کوشش کریں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً»[1] "میری طرف سے لوگوں کو پہنچادو، اگرچہ ایک ہی آیت ہو"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "آیت کے لُغوی معنی ہیں: علامت اور نشان، اس لحاظ سے حضور ﷺ کے مُعجزات، اَحادیث، اَحکام، قرآنی آیات سب آیتیں ہیں۔ اِصطِلاح میں قرآن کے اُس جملے کو آیت کہا جاتا ہے جس کا مُستقل نام نہ ہو، نام والے مضمون کو "سورۃ" کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لُغوی معنی مُراد ہیں، یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو، وہ دوسرے کو پہنچادے"[2]۔

کسی شرعی وجہ کے بغیر اپنے علم کو چھپانا، اور لوگوں کے استفسار کے باوجود انہیں اسلامی تعلیمات واَحکام سے آگاہ نہ کرنا، کسی طَور پر بھی درست نہیں، ایسا کرنا علمائے یہود کا طریقۂ کار تھا، جن پر اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں لعنت فرمائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ر: ۲٦٦۹، صـ٦۰٥.

(۲) "مرآۃ المناجیح" علم کی کتاب، پہلی فصل، ۱/۱٦۹۔

﴿فِی الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾[1] "یقیناً وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چُھپاتے ہیں، بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے، ان پر اللہ کی لعنت ہے، اور لعنت کرنے والوں کی لعنت!"۔

(۲) مُبلّغ کے پاس کتاب وسنّت کا ضروری علم لازم ہونا چاہیے؛ تاکہ لوگوں کو اچھی طرح سمجھا سکے، ہر مبلّغ کو چاہیے کہ علم میں اضافہ کے لیے اسلامی کتابوں کا خوب مطالعہ کرے، جو مُبلّغ عالِم دین نہ ہو، اُس پر لازم ہے کہ وہی بات بیان کرے جو علمائے اہلسنّت کی مستند کتب میں پڑھے یا علمائے حق سے سنے، اپنی طرف سے آیات واحادیث کی تفسیر وتشریح ہرگز نہ کرے!۔

(۳) مُبلّغ پر لازم ہے کہ جن اَحکام کی تبلیغ کرے، پہلے خود اس پر عمل پیرا ہو، اس کے بعد لوگوں کو اس کی تلقین کرے۔ جو شخص اپنے علم پر خود عمل نہیں کرتا، اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتا ہو، اللہ تعالی اس کی زبان میں تاثیر پیدا نہیں فرماتا، اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ لوگوں پر اس کی دعوت وتبلیغ کا اثر نہیں ہو پاتا، قرآنِ پاک میں اللہ رب العزّت نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اِرشاد فرماتا ہے:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا

---

(۱) پ۲، البقرۃ: ۱۵۹.

﴿تَعۡقِلُوۡنَ﴾[1] "کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو، اور اپنے آپ کو بھولتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو! تو کیا تمہیں عقل نہیں؟"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝۲ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ﴾[2] "اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ (بات) جو تم (خود) نہیں کرتے، کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات، کہ (دوسروں کو) وہ کہو، جو (خود) نہ کرو!"۔

اسی طرح حدیثِ پاک میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «يُجاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ القِيامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ»[3] "قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، تو اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی، تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح

---

(١) پ١، البقرة: ٤٤.

(٢) پ٢٨، الصف: ٢، ٣.

(٣) "صحيح البخاري" باب صفة النار وأنّها مخلوقة، ر: ٣٢٦٧، صـ٥٤٤.

چکر لگائے گا جیسے گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، تب دوزخی لوگ اس کے پاس جمع ہو کہیں گے، کہ اے فُلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تُو اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے ہمیں منع نہیں کرتا تھا؟! وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو تو اچھی بات کا حکم دیتا تھا، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور میں تم لوگوں کو تو بُری باتوں سے منع کرتا تھا، مگر خود اُن (بری باتوں) سے نہیں بچتا تھا"۔

(۴) دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دینے والوں کو، بسا اَوقات راہِ خدا میں طرح طرح کی مشکلات، اور مصائب وآلام کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے؛ لہٰذا مُبلّغ کو چاہیے کہ ایسی صورتحال میں ثابت قدمی اور استقامت کا مُظاہرہ کرے، اور ہرگز دلبرداشتہ نہ ہو، اگر کبھی ہمت، حوصلہ اور برداشت کا مادّہ ختم ہوتا ہوا محسوس ہو، تو حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکالیف کو یاد کرکے اپنی ہمت باندھے، حضرت سیّدنا نُوح علیہ السلام ساڑھے نو سو ۹۵۰ برس اپنی قوم کو تبلیغ کرتے رہے، اور شدید مخالفت کے باوجود اس فریضہ کو استقامت کے ساتھ ادا کرتے رہے، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اسی تبلیغِ دین کی پاداش میں جلتی ہوئی آگ میں ڈالے گئے، لیکن اس کے باوجود آپ علیہ السلام دعوتِ دین سے دستبردار نہ ہوئے، حضرت سیّدُنا موسی علیہ السلام نے وقت کے فرعون کو خاطر میں لائے بغیر، توحید و رِسالت کے اس عظیم مشن کو جاری وساری رکھا، خود ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس راہ میں طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں چادر ڈال کر کھینچا گیا، حالتِ نماز میں

سرورِ عالم ﷺ پر اوجھڑی کی غلاظت ڈالی گئی، وادیٔ طائف میں سرورِ کونین ﷺ کے نرم و نازک بدنِ اَطہر پر پتھر برسائے گئے، لیکن رسولِ اکرم ﷺ نے ان تمام تکالیف کو انتہائی خندہ پیشانی سے نہ صرف برداشت کیا، بلکہ تبلیغِ دین کے اس عظیم مشن کو بھی جاری وساری رکھا، لہٰذا بحیثیت مبلّغ ہمیں بھی اللہ کی راہ میں آنے والی تمام تکالیف کو، خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے، اور کسی بھی دباؤ، خوف یا تکلیف و پریشانی کی پرواہ کیے بغیر دعوتِ دین کے عمل کو جاری وساری رکھنا چاہیے۔

(۵) مُبلّغ کو چاہیے کہ راہِ دین میں دی گئی قربانیوں اور کوششوں پر، اَجر وثواب کی اُمید ہمیشہ اللہ رب العالمین سے رکھے، مخلوق سے اس کے اَجر کی اُمید رکھنا، یا اس بنا پر کوئی خاص رعایت یا پروٹوکول (protocol) طلب کرنا، کسی طَور پر دُرست نہیں، جو مبلّغ اپنی دینی خدمات کا بدلہ دنیا میں لینے کا طلبگار ہوگا، آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں۔

(۶) مُبلّغ کو چاہیے کہ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں حکیمانہ اُسلوب اختیار کرے، لوگوں کو اچھی اور نرم باتوں کے ذریعے دین کے قریب کرنے کی کوشش کرے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں نرمی اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

﴿وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾[1] "اپنے رب کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے، اور ان سے اس طریقہ سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو!"۔

ایک اچھے مسلمان کی یہی وہ امتیازی صفات ہیں، جس نے ان پر غور وفکر کیا اور اپنایا، اس نے حقیقی طَور پر اسلام کو رُوشناس کرایا، یہ وہ عمدہ صفات ہیں جن سے نفوس جِلا پاتے ہیں، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾[2] "اس سے زیادہ کس کی بات اچھی؟ جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے، اور کہے کہ میں مسلمان ہوں!"۔

میرے عزیز دوستو بھائیو اور بزرگو! چونکہ موجودہ دَور فتنہ وفساد کا دَور ہے، ہر طرف گمراہی کا بازار گرم ہے، یہود ونصاری، منکِرینِ ختمِ نبوّت اور دیگر مذہبی اَفکار وعقائد سے منحرف گروہ، اپنے گمراہ کُن ایجنڈے کی تکمیل کے لیے سرگرم ہیں، ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ہر مسلمان اور بالخصوص وہ علماء اور مُبلّغین، جو دعوت وتبلیغ کے مقدّس فریضہ سے منسلک ہیں، وہ اپنے منصب کے تقاضوں کو سمجھیں، اور حالاتِ حاضرہ کے مطابق اپنا کردار ادا کرنے کی پوری کوشش کریں!۔

---

(١) پ ١٤، النحل: ١٢٥.

(١) پ ٢٤، حٰمٓ السَّجدة: ٣٣.

دعا

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا حقیقی اور باعمل مُبلّغ بنا، دعوت و تبلیغِ دین میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنے کی توفیق مرحمت فرما، حضور نبیٔ کریم ﷺ کے حکیمانہ اَندازِ تبلیغ کو اپنانے کی توفیق عطا فرما، خوش اَخلاقی اور نرمی سے وافر حصّہ عطا فرما، دینِ اسلام کو درپیش عالمی چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت اور حوصلہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے

لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.